مع السلامة......امام مسجد الحرام

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

وہ بڑی فرحت بخش شام تھی......سماعتوں میں آہستہ آہستہ وہی دل نشیں آوازیں رس گھول رہی تھیں جو عقیدت و جذبات کے بیکراں بحائر کو دعاؤں کا روپ دے کر بارگاہ الٰہی میں قبولیت کے سپرد کر دیتی ہے......اپنے اس حسین تخیل میں اس من موہنی آواز کا میں گرویدہ ہو چلا تھا گو کہ صاحب آواز بھی میرے سامنے موجود نہ تھا، مگر اس محبت کے لیے بس اتنا ہی کافی ہے کہ میری رگوں میں دوڑتا لہو، اس کے لحن کو زینت بخشنے والی ان آیات کریمہ کی چاشنی سے مسلسل ٹھاٹھیں مار رہا ہے، جو انسان کو اندھیرے سے روشنی میں لے آتی ہیں......اور پھر طیارے کا دروازہ کھلا......ایک لمحے کے لیے، وہ رخ باسعادت یوں نظر آیا کہ جیسے ماہتاب شوقِ دیدار کو دیوانہ بنا کر بدلی میں جا چھپے...... ہر شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا میں ڈوبتے ہوئے ایک دوسرے پر السلام علیکم کی پھوار برسانے لگا......معانقے، مصافحے اور مرحبا سے مہکتی فضا میں مجھ گناہ گار کے منوں بھاری قدم آہستگی سے اس ہستی کی جانب بڑھنے لگے، جس کی اب تک صرف آواز ہی سنی تھی......میں نے کہا کہ "أنا وزير المملكة للشؤون الإسلامية "تو حرم شریف کے میناروں کو عقیدت کی تھپکی دینے والی وہی خوبصورت آواز ملائمت سے یہ کہہ کر روح میں اتر گئی کہ "ماشاءاللہ"......!

امام مسجد الحرام شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے مجھے سینے سے کیا لگایا کہ میری روح حرم پاک کی اس نمازِ مغرب کی پہلی رکعت کی تلاوت کی طرف گویا پلٹ گئی کہ جب رحمٰن ورحیم کے اسی عاجز عبد نے "والضحى ٥ والليل اذا سجى " کچھ اس طرح ڈوب کر ادا کیا کہ مجھ خطا کار کی آنکھوں سے بہتے آنسو عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہ اور دردِ عشق کی دوا بن گئے......اور پھر جب تڑپ کر کہا: ما ودعك ربك وما قلى ٥ تو یوں لگا جیسے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے رب کے اس بے مثال اظہارِ پیار کو امام کے حلق، زبان اور لبوں نے اس طرح چوم کر ادا کیا ہے کہ عقیدت کا یہ اظہار میرا عقیدہ بن گیا ہے "پیارے محمد آپ کو آپ کے رب نے کبھی تنہا نہیں چھوڑا......آپ کے لیے تو ہر آنے والی، پچھلی سے بہتر ہے اور جلد آپ کا رب آپ کو وہ عطا کر دے گا کہ آپ اس سے راضی ہو جائیں گے۔"

میں آج بھی طواف زیارت کے بعد حرم پاک میں ادا کی گئی اپنی اس نماز مغرب کی پہلی رکعت کی طمانیت سے باہر نہیں نکل سکا، جس میں فضیلۃ الشیخ نے سورۃ الضحیٰ کی برکتوں کا روحانی چھڑکاؤ ہر نماز پر برابر کیا...... عبدالرحمن السدیس کا لحن، تلاوت کے لیے مختص ہے، یہ تو سب ہی جانتے ہیں، مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اترنے والا یہ عظیم کلام جب تلاوتِ سدیس سے امتی کے دل میں اترتا ہے تو کیفیت کیا ہوتی ہے، یہ صرف وہ امتی ہی بتا سکتا ہے...... میرے آنسو اس وجہ سے نہیں چھلکے کہ تلاوت حسین تھی...... ہچکیاں اس حقیقت پر نہیں بندھیں کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں...... اور آواز اس یقین پر نہیں رندھی کہ حق، عشاق سے مخاطب ہے...... بلکہ تڑپا تو اس لیے تڑپا کہ اگر فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن السدیس کی تلاوت اتنی پر اثر ہے، تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لحن کا عالم کیا ہوگا...... یہ تو لکھا ہوا پڑھتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اترا ہوا سناتے ہیں...... یہ تو اطاعت کی راہ کے مسافر ہیں اور میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی اطاعت پر اللہ کے حضور شاکر ہیں...... اور صرف پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں، بلکہ ان کی آل اور اصحاب کا اندازِ تلاوت کیا ہوگا، ان کی امامت میں مقتدیوں کی کیفیت اور نماز کی اہمیت کس درجہ ہوگی...... مجھ جیسے کروڑوں گناہ گار جب عبدالرحمن السدیس جیسے نادرہ روزگار قاری قرآن کی قراءت پر رب کے حضور آنسوؤں کی تسبیح کی تعداد متعین نہیں کر سکتے، تو صاحب قرآن احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات پر تو بلاشبہ فدا ہی ہو جاتے......!!

25 برسوں سے حرم پاک میں امامت کے فرائض انجام دینے والے شیخ عبدالرحمن السدیس پاکستان سے اپنے کروڑوں چاہنے والوں کی محبتوں کی چھایا میں رخصت ہو چکے ہیں...... مگر ہر سال رمضان المبارک کی ستائیسویں اور انتیسویں شب ان کی دعا میں شریک ہم سیاہ کاروں کا ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں گڑگڑانا، اس احساس کو ملنے نہیں دے گا کہ وہ حرم پاک میں نہیں، ہمارے دلوں میں موجود ہیں اور جو وہ مانگ رہے ہیں، وہی ہم مانگ رہے ہیں اور اسی سے مانگ رہے ہیں، جس سے مانگنے کے لیے مانگنے والوں کو پیدا کیا گیا...... فضیلۃ الشیخ کے ساتھ گزارے ہوئے، یہ چند دن اس لیے یادگار نہیں کہ ان کی اقتدا میں کچھ نمازیں قائم کیں، بلکہ اس بنا پر کبھی نہ بھولنے والے ہیں کہ نماز کی لذت کو شاید میں نے اپنے زندہ ہونے میں محسوس کیا...... دھیمے لہجے میں ہر لفظ احترام کے ساتھ ادا کرنے والے عبدالرحمن السدیس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ کسی سوال سے نہیں گھبراتے اور اپنے مخصوص انداز میں جواب دے کر سائل کو یوں مطمئن کر دیتے ہیں کہ جیسے یہ سوال شاید خود ان کے ذہن میں بھی ہو...... بادشاہی مسجد، وزیر اعظم ہاؤس، ایوانِ صدر، شاہ فیصل مسجد اور پنجاب ہاؤس میں ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے کس قلبی کیفیت میں تھے، یہ تو میں نہیں جانتا، مگر اتنا یقین ہے کہ جو کھو گئے ہیں، انہیں فضیلۃ الشیخ کی آواز نے ڈھونڈا ضرور، اور ہم میں سے بہترین وہ ہے جو پکار پر لوٹ بھی آئے...... میرے خیال میں لوٹتے بھی وہی ہیں، جنہیں رحمتیں لوٹنے کا سلیقہ آتا ہے......

اس دوران ایک شام ایسی بھی آئی جب میرے کاندھے مفتی رفیع عثمانی اور مولانا عبدالرزاق سکندر کے علمی زدوں سے مس ہو رہے تھے...... پشت پر قاری حنیف جالندھری اور آگے مولانا طارق جمیل تھے اور ان سے آگے شیخ عبدالرحمن السدیس...... گویا میں ایک ایسا مقتدی تھا کہ جس کے وجود کو نماز کی برکت اور سمتوں کو اللہ کی رحمت نے حصار میں لیے رکھا تھا...... اور میں کیا خوش قسمت نمازی تھا کہ اپنی نماز کے گہر نایاب چننے کے بعد علما کے قدموں کے نیچے بکھرے ہوئے ان سچے موتیوں سے بھی اپنا دامن بھر رہا تھا، جو خالق و مالک کے آگے ماتھا ٹیکنے پر فرشتوں نے انہیں بطور تحفہ اس شرط کے ساتھ دیے تھے کہ اپنے گناہ گار پڑوسی کو بھی خیرات کر دینا......!!

وفاق المدارس العربیہ کی مجلس میں علما و مشائخ سے فضیلۃ الشیخ کا خطاب پر اثر بھی تھا اور ضرورت عصر بھی...... انہوں نے جو سنا گیا وہ سماعتوں سے کہا اور جو محفوظ ہوا وہ دل سے کہا...... عالم اسلام کے لیے ان کی تڑپ عیاں تھی، وہ کہنا بہت کچھ چاہتے تھے، مگر تنگی وقت نے انہیں اجازت نہیں دی اور اس وعدے کے ساتھ رخصت ہوئے کہ ایک بار پھر پاکستان ضرور آئیں گے...... خطاب کے بعد میں ان کے ساتھ پنجاب ہاؤس کی بالائی منزل کے اس گوشے تک گیا، جہاں وہ چند دنوں کے لیے چھاؤں بن کر قیام پذیر تھے...... خلوت میں بہت ساری باتیں کہنے سننے کا موقع ملا اور ماتھے پر ان کے بوسے کا لمس تو میں اب تک محسوس کر رہا ہوں...... میں نے ان سے گزارش کی کہ اگلی مرتبہ وعدہ کیجیے کہ کراچی تشریف لائیں گے، انہوں نے مسکرا کے کہا ''ان شاء اللہ''...... میں نے پوچھا کہ ''اے فضیلۃ الشیخ! ہم سب آپ کو امام کعبہ کہتے ہیں، آپ کو ہمارا اس طرح پکارنا اچھا لگتا ہے؟''...... کوکبۃ الکوکبۃ'' مجھے تمھاری جس پر تحریر ہے ''خطیب و امام مسجد الحرام'' اور مسکرا دیے......!!

☆☆......☆☆

اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ۳ جون ۲۰۰۷ء بروز اتوار کو امام و خطیب المسجد الحرام فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالرحمن ابن عبدالعزیز السدیس کے اعزاز میں اسلام آباد میں ایک عظیم الشان استقبالیہ دیا، جس میں ملک بھر کے نمائندہ علماء تشریف لائے۔ استقبالیہ تقریب سے فضیلۃ الشیخ السدیس نے علماء کرام سے بڑا جامع اور وقیع خطاب فرمایا تھا، ادارہ ماہنامہ وفاق المدارس، اگلے شمارے میں حضرت الامام کے خطاب کا عربی متن اور اس کا ترجمہ شائع کرے گا۔ (ان شاء اللہ) لہٰذا قارئین کرام نوٹ فرمائیں۔ ——— [ادارہ]